الجامعة البنورية العالمية

دار الافتاء والقضاء

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Mansoor Ahmed**
Address :> **Riyadh**
Subject :> **NAFAQAH**
Writer :> محمد آصف

Serial No :> **8067**
Fatwa No :>
Date :> **3/29/2010**
Email :>

Sir. One of my brother divorced his wife last after the birth of one daugter. Daugter was with mother and father agree to pay his expense but both parties not agreed on amount. Now my brother married and his wife agreed to take care of his daugter from his first wife. And the girl also married and go out of country. Now that daughter is with grand mother(Nani) and she is not agree to give her to Father. Islamic point of view who should take care of the daugther and where she should live with(father / Nani). kind regards

جناب! میرے بھائی نے اپنی بیوی کو ایک بچی کی پیدائش کے بعد طلاق دیدی تھی۔ بچی ماں کے پاس تھی اور باپ خرچہ دینے پر آمادہ تھا لیکن فریقین ایک رقم پر راضی نہ تھے۔ اب میرا بھائی شادی شدہ ہے اور اس کی بیوی راضی ہے کہ وہ پہلی بیوی سے ہونے والی بچی کی دیکھ بھال کرے۔ اور اس لڑکی (سابقہ بیوی) نے بھی شادی کر لی ہے اور ملک سے باہر چلی گئی ہے۔ اب وہ بچی نانی کے پاس ہے اور وہ بچی کو والد کے سپرد کرنے پر راضی نہیں ہیں۔ اسلام کی روشنی میں بچی کی پرورش کون کریگا اور وہ کس کے ساتھ رہیگی؟

الجواب حامدًا ومصلیًا

بچی کی پرورش کا حق ماں کو حاصل ہے اور جب ماں نے کسی اجنبی شخص سے شادی کر لی تو اب پرورش کا حق اُس کی ماں (بچی کی نانی) کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ اب اگر والد کو نانی کے پاس رہتے ہوئے بچی کی تربیت خراب ہونے یا ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ بچی کو اپنی تحویل میں لے سکتا ہے جبکہ نانی کے پاس رہتے ہوئے بھی والد جب اپنی بچی کو دیکھنا یا ملنا چاہے اُسے کوئی نہیں روک سکتا۔

كما في الدر: (تثبت للأم) ..الى قوله.. (ثم) اى بعد الأم بأن ماتت أولم تقبل أو أسقطت حقها أو تزوجت بأجنبي (أم الأم) وإن علت عند عدم أهلية القربى الخ. (ج ۳، ص ۵۵۵-۵۶۲)۔

وفيه: له إخراجه إلى مكان يمكنها ان تبصر ولدها كل يوم كما في جانبها وفي الرد تحته: الولد متى كان عند احد الابوين لا يمنع الآخر عن النظر اليه وعن تعهده اھ (ج ۳، ص ۵۷۱) والله اعلم بالصواب

محمد آصف ابراهیم عفی عنہ

دار الافتاء والقضاء جامعہ بنوریہ عالمیہ

۲۹ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۸۰۶۷

۲۸-۴-۱۰